مولانا مفتی عبدالرؤف سکھروی
نائب مفتی دارالعلوم کراچی ۱۴

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

استفتاء

حضرت ام ورقہ رضی اللہ عنہا کی امامت کی حیثیت

حضرت مولانا مفتی محمد رفیع عثمانی صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

گذشتہ دنوں معروف دانشور ڈاکٹر حمید اللہ صاحب وزیر اعظم پاکستان کی دعوت پر یہاں تشریف لائے تھے۔ فیڈریشن آف پاکستان چیمبر آف کامرس اینڈ انڈسٹریز کی جانب سے دئے گئے عشائیے میں ایک خاتون رکن کے تحریری سوال کے جواب میں انہوں نے فرمایا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ام ورقہؓ کو نماز میں امامت کی اجازت دی تھی اور آپ خود بھی ہر ہفتے ان کی امامت میں نماز ادا کرتے تھے۔ اس خبر کی اشاعت کے دوسرے روز آپ کا بیان اخبار میں شائع ہوا۔ آپ نے ڈاکٹر حمید اللہ صاحب کی خدمات کا اعتراف کرتے ہوئے ان کے مذکورہ بیان سے اتفاق نہیں کیا نیز آپ نے یہ بھی کہا کہ مردوں کی نماز کی امامت کسی عورت نے کی ہو یا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی عورت کی امامت میں نماز پڑھی ہو کسی صحیح سند سے ثابت نہیں ہوتا۔

چند روز پہلے روزنامہ جنگ کے جمعہ ایڈیشن میں اسی طرح کے سوال کے جواب میں مولانا محمد یوسف لدھیانوی صاحب نے صرف دو الفاظ لکھے تھے۔ "جائز۔ مکروہ"

محترم! آپ کے جواب میں ابہام تو نہیں لیکن تشنگی ضرور محسوس ہوئی۔ اس ناچیز کو اپنی کم مائگی کی بناء پر کسی قدر وضاحت کی ضرورت ہوئی ہے۔ لہٰذا جناب والا سے گذارش ہے کہ قدرے تفصیل سے اس بات کو بیان فرمائیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ام ورقہؓ کو نماز میں امامت کرنے کی اجازت عطا فرمائی یا نہیں۔ اگر اجازت دی گئی تو کن حالات میں اور وہ کب تک یہ فریضہ ادا کرتی رہیں نیز کیا ختم مرتبت ؐ نے بھی ان کی امامت میں نماز ادا کی یا دیگر مردوں نے۔ اگر یہ روایات مستند

BAZM E AHBAB
ASHRAF

نہیں تو اس پہلو پر بھی روشنی ڈالیں۔
امید ہے کہ آپ بخیریت ہوں گے۔ جواب جلد عطا فرمائیں ممنون ہوں گا۔

ناچیز
عبدالعزیز عرفی

الجواب حامداً و مصلیاً:

آپ کے سوال پر غور کیا گیا، حضرت ام ورقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے مسئلہ امامت وغیرہ کی قدرے تفصیل حسب ذیل ہے۔

حضرت ام ورقہ رضی اللہ عنہا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ کی فاضلہ، برگزیدہ اور باکمال خواتین میں سے تھیں، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان کے یہاں تشریف لے جایا کرتے تھے اور حضرت ابوبکر و عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بھی ان کی زیارت کے لئے جایا کرتے تھے غزوۂ بدر کے موقعہ پر حضرت ام ورقہ رضی اللہ عنہا نے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں درخواست کی کہ آپ مجھے بھی اپنے ہمراہ غزوۂ بدر میں شرکت کی اجازت مرحمت فرمادیں! میں زخمیوں کی مرہم پٹی کروں گی اور بیماروں کا علاج، شاید اللہ تعالیٰ مجھے بھی شہادت عطا فرمادیں، آپ نے فرمایا اے ام ورقہ!) تم گھر ہی میں رہو، اللہ پاک تم کو گھر ہی میں شہادت عطا فرمائیں گے، اور آپ ان کو شہیدہ فرمایا کرتے تھے۔

حضرت ام ورقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا حافظ قرآن تھیں، اہتمام سے قرآن کریم کی تلاوت فرماتی تھیں، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو اپنے گھر کی عورتوں کی امامت کرنے کی اجازت عطا فرمائی تھی چنانچہ وہ اپنے گھر کی خواتین کی امامت فرماتیں اور نماز باجماعت ادا کرتی تھیں، نیز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی درخواست پر ایک مؤذن بھی مقرر فرمایا تھا جو ان کے لئے اذان دیا کرتا تھا۔

حضرت ام ورقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے حالات میں یہ تو ملتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما ان کی زیارت کے لئے جایا کرتے تھے، لیکن یہ ذکر کہیں نہ ملا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یا حضرت ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما ان کی اقتدا میں نماز پڑھا کرتے تھے اس لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور دیگر صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کا ان کی اقتدا میں نماز ادا کرنے کی بات بالکل درست نہیں،

لہٰذا ڈاکٹر حمید اللہ صاحب کے حوالے سے اخبارات میں جو بات شائع ہوئی تھی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرات شیخین رضی اللہ عنہما حضرت ام ورقہ رضی اللہ عنہا کی امامت میں نمازیں ادا فرماتے

سکے یہ بالکل درست نہیں ہے، البتہ بعض قابل اعتماد احباب نے بتایا کہ ڈاکٹر حمید اللہ صاحب نے پاکستان سے فرانس واپس جاکر ان کی جانب منسوب کیجانے والی مذکورہ بات کی تردید فرمادی تھی اور ان کی وہ تردید پاکستان کے اردو اخبارات میں شائع بھی ہوئی تھی، لیکن ناچیز کو باوجود تلاش کے وہ تردیدی خبر نہ ملی۔ بہرحال اگر ڈاکٹر صاحب نے تردید کردی ہے تو اب اس کی نسبت ان کی طرف نہیں کرنی چاہیئے۔

بہرحال حضرت اُمّ ورقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا ایک غلام اور ایک باندی تھی ان کو آپ نے مُدبّر بنایا تھا یعنی یوں کہہ دیا تھا کہ میرے مرنے کے بعد تم آزاد ہو، ان دونوں نے ساز باز کرکے رات میں حضرت اُمّ ورقہ رضی اللہ عنہا کو قتل کردیا اور بھاگ گئے، یہ واقعہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خلافت میں پیش آیا جب صبح ہوئی تو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا خدا کی قسم گزشتہ رات میں نے اپنی خالہ حضرت اُمّ ورقہ رضی کی تلاوت کی آواز نہیں سنی۔ کیا بات ہے؟ چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان کے گھر تشریف لائے، وہاں کیا دیکھتے ہیں کہ حضرت اُمّ ورقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ایک مخملی چادر میں لپٹی ہوئی کمرے کے ایک گوشہ میں مقتول پڑی ہیں۔ اِنّا للہ وانّا الیہ راجعون۔

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا اللہ تعالیٰ کے رسول کا ارشاد برحق ہے، آپ فرمایا کرتے تھے انطلقوا بنا نزور الشهيدة ، ہمارے ہمراہ چلو ہم شہیدہ کی زیارت کریں گے، آج وہ اپنے گھر میں مقام شہادت پاگئیں۔

پھر حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ منبر پر تشریف لائے اور حاضرین کے سامنے ان کے قتل کا واقعہ بیان فرمایا۔ اور حضرت اُمّ ورقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے قاتل غلام و باندی کو پکڑ لانے کا حکم فرمایا چنانچہ انہیں گرفتار کرکے لایا گیا، اور انہوں نے قتل کا اقرار کیا، اس پر حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے انہیں سولی دینے کا حکم دیا اور حکم کے مطابق ان کو سولی دیدی گئی۔

(خلاصہ از الاصابہ والاستیعاب ص ۴۸۱ و ۴۸۲ ج ۴۔ واسد الغابہ ص ۶۲۶ ج ۵۔ والطبقات الکبریٰ ص ۴۵۷ ج ۸، ۲۹، ۳۰ وغیرہم)

یہ حضرت اُمّ ورقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی امامت کی تاریخی حیثیت کی تفصیل ہے اور نمازوں میں خواتین کی امامت کی فقہی حیثیت یہ ہے کہ حنفی مذہب میں خواتین کو باہم ملکر فرض نمازیں باجماعت ادا کرنا جائز ہے مگر مکروہ ہے۔

اس مسئلہ کی قدرے تفصیل یہ ہے کہ حضرت اُمّ ورقہ، حضرت اُمّ سلمہ اور حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہن سے فرض نمازوں میں خواتین کی امامت کرنا ثابت ہے، اور دوسری طرف یہ احادیث ہیں جن میں خواتین کی امامت کی ممانعت مذکور ہے مثلاً

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے منقول ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عورتوں کی

BAZM E AHBAB
ASHRAF

جماعت میں کوئی خیر نہیں ہے، مگر ہاں مسجدوں میں (مردوں کی جماعت میں) اور شہید کی نمازِ جنازہ میں (شامل ہونے) میں کچھ مضائقہ نہیں۔

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے منقول ہے، آپ نے فرمایا عورت امامت نہ کرے۔

ان دونوں قسم کی روایات پر حضرت مولانا ظفر احمد عثمانی رحمۃ اللہ علیہ نے اعلاء السنن ص ۲۱۴ تا ص ۲۱۷ ج ۴ میں بڑی محققانہ اور فاضلانہ بحث فرمائی ہے جس کا خلاصہ اور لب لباب یہ ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی حدیث سے ایک عام حکم ثابت ہوتا ہے کہ تنہا عورتوں کی جماعت مکروہ ہے، اور حضرت اُمّ ورقہ اور دیگر صحابیات رضی اللہ تعالیٰ عنہن کی امامت سے عورتوں کی امامت کا بذاتِ خود جائز اور مباح ہونا ثابت ہے یا ان کا یہ عمل دیگر خواتین کو نماز ادا کرنے کا طریقہ سکھلانے پر محمول ہے ـــــ اس طرح ان روایات میں کوئی تعارض نہیں ہے، دونوں قسم کی روایات اپنی اپنی جگہ درست ہیں اور ایسا ہو سکتا ہے کہ ایک چیز اپنی ذات کے لحاظ سے مباح ہو اور کسی دوسری حیثیت سے مکروہ ہو، کیونکہ اباحت اور کراہت جمع ہو سکتی ہیں، لہٰذا حنفی مذہب میں دونوں قسم کی روایات پر عمل ہے، اس طرح خواتین کی جماعت کا جائز اور مکروہ ہونا ان روایات کے عین مطابق ہے امید کہ اس تفصیل سے آپ کی تشنگی دور ہو جائے گی۔

بعد شکر اعلم
[illegible]
دار الافتاء۔ دار العلوم کراچی
۲۵-۱۲-۱۴۱۲ھ

[illegible] دار العلوم کراچی [illegible]

دار الافتاء
دار العلوم کراچی ۱۴
اسلامی جمہوریہ پاکستان